السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص حج کےلیے جائے اوروہ فارغ اوقات میں کعبہ کا طواف ہی کرتا رہے تو یہ عمل کرنا کیسا ہے؟اور بعض لوگ میقات جا کروہاں سے احرام باندھ کراپنےلیےاپنے والدین یا عزیز رشتہ داروں کےلیے عمرہ کرتے ہیں۔یہ عمل کیسا ہے؟

(براہ مہربانی قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔(محمد فیاض دامانوی بریڈفورڈ انگلینڈ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّمَا الطَّوَافُ صَلَاةٌ، فَإِذَا طُفْتُمْ، فَأَقِلُّوا الْكَلَامَ"

(طواف تو نماز ہے لہٰذا جب تم (بیت اللہ کا) طواف کرو تو باتیں تھوڑی کیا کرو"(مسند احمد3/414ح5423وسندہ صحیح"

(سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: طواف میں باتیں تھوڑی کیا کرو۔اور(اس حالت میں)تم تو نماز میں ہوتے ہو۔(سنن نسائی:2926وسندہ صحیح موقوف

بیت اللہ کا طواف نماز کے حکم میں ہے اور یہ عبادت پوری دنیا میں صرف مکہ مکرمہ (بیت اللہ) میں ہوتی ہے لہٰذا حاجی یا معتمر(عمرہ کرنے والے) کو چاہیے کہ اپنے مناسک سے فارغ ہو کر اپنا زیادہ وقت بیت اللہ میں صرف کرے۔اور داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد(دورکعتیں) پڑھنے کے بعد حتی الوسع طواف ہی کرتا رہے اور اگر تھک جائے تو بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت یا ذکر واذکار میں مصروف رہے۔

تنعیم سے جو مروجہ عمرے کئے جاتے ہیں ان پر سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے لیکن اس استدلال میں نظر ہے اور بہتر یہی ہے کہ میقات سے عمرہ کیا جائے اور حائضہ کے علاوہ دوسرے لوگ تنعیم(مسجد عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے عمرہ نہ کریں۔

(اہل مکہ کے صحیح العقیدہ علماء کی بھی تحقیق ہے۔واللہ اعلم

درج بالا حدیث سے دو مزید مسئلے بھی ثابت ہیں۔

1نماز میں کلام کرنا جائز نہیں۔:

2۔حالت طواف میں ضروری کلام کرنا جائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد3۔متفرق مسائل-صفحہ285

محدث فتویٰ